٥١٢

٤١٩ ب

(١١٢٦)

[illegible]

گلشن ۲

اس کاپی میں کلیم صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا
کام کچھ ہی ہے۔ بعض جگہ دوسرے لوگوں کی
تحریر ہے اور کلیم صاحب نے اصلاح دی ہے
آخر میں ایک غزل شعر کلیم صاحب کے
ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے

۱۸

٦١٧

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

1 - [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۲) دلبرا در گردش آور جام را : تا ز رخسارت بجویم کام را
باده گلگون لعل بیاگم ... : بیشت یا ز نان جسم ... را
بود آزاد در روز ازل : تا بگسیل بند این اوهام را
تا شناسد شیخ هم راه مراد : تو بده آن مرد نیک انجام را
~~[illegible]~~ : ~~[illegible]~~
چون ز رندی در دو دنیا نفتادیم : ننگ را بر هم زنیم نام را
نقد ستان دل به نسیه بوسه ده : تا بهم آریم نقد و وام را
رهرو عشقی و منزل بس دراز : تیز کن تا میتوانی گام را
گرچه آغاز محبت خوش بود : تو نگه کن مرد نیک انجام را
در پناه مصلحت ... : ... گردش ایام را
تا رهد شیدا ز جور آسمان : ساقیا بر خیز و پر کن جام را

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ([illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible] : [illegible]

[illegible] : [illegible]

[illegible] : [illegible]

[illegible] : [illegible]

[illegible] : [illegible]

[illegible] : [illegible] ([illegible])

٦

[illegible]

[illegible]

تو ز درد هجر فغان مکن تو ز دیده اشک روان مکن

تو نشانه ز خویش [illegible] مکن چو تو عاشقی به رسم دور آ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۸

دلق مستوری بسوز و جامه مستی بپوش

پیر میخانه گر خطا بدت راه صواب

غمزه چشم سیاهت زد چو افسون [illegible]

عشق زد و شد آشکار و کرد عالم را خراب

چشم شیدا [illegible] در خلوت [illegible]

[illegible]

آن نبودم کز [illegible] آه و ناله نیست : مستم از عشق یار و مستیم از پیاله نیست
[illegible] آرزو چیست : کین کار [illegible] نیست
[illegible] : [illegible] نیست
[illegible] دلم آرزو چرا : [illegible] نیست
[illegible] : [illegible] نیست
[illegible] : [illegible] دل من [illegible] نیست
[illegible] : [illegible] نیست
از درد دل [illegible] : [illegible] شیدا [illegible] نیست

[illegible]

(۶) چشم در فراق او گرم خون چنانست : دل بجای خون [illegible] نسبت با نقشهاست

گر به زلف او بپیچم که بزخم زنم بوسه : دامن زلف [illegible] عذر عالم جوانیهاست

دیدم با رقیب بنما زیر لب چه برلفظی : دلبرا مکن حسیم عشق و بدگمانیهاست

در [illegible] گر نشانم [illegible] : [illegible] جام [illegible] مهر با [illegible]

آه از دل شهید تا به لب نمی‌آید : درد [illegible] تنگ خون [illegible]

---

(۷) غم دل با که توان گفت که غمخواری نیست : همه مستند درین میکده هشیاری نیست

زادم اینجا و مرا کار به اینجا [illegible] : واندرین شهر مرا سایهٔ دیواری نیست

مرغ جان هست یکی دام بلا [illegible] : [illegible] گرفتاری نیست

[illegible] شکسته [illegible] کشتی ما : [illegible] نیست

گریه [illegible] خنده [illegible] : گلستان نیست در اینجا که در او خاری نیست

پارهٔ عمر تو تا نیست به مادر جهان ؛ سینه در شکم گوهر شسته به جز خون روان نیست

داغ در سینه بسی بهر تماشا دارم ؛ گوشه‌ام ز قفا هر سر گلزار نیست

کرد بیچه ده که بر دو تن من تشنه‌ام گیرد ؛ کز نوشی و خوش‌ش در دو جهان کار نیست

---

(۸) خیزد و دیر افتاد که جان هیچ وفا نیست ؛ باده ده گوی که اینک که در چشم آب نیست

باید ز کوی عشق قدم را برون نهد ؛ پرهیز ... چو رگم شباب نیست

وز من مرد به ابروی ... دارم ؛ دارم ... کو در خور ... عتاب نیست

بگذر باده ما که حریفان تا کنند ؛ برگشت مرا ز بزم که عهد شباب نیست

یارب خیال گیر که در دیده هیچ کس ؛ تا گرد گناه بجهد شباب نیست

شیدا مگیر خرده که این ناله و غم ؛ دارم خط ... گرد او را حساب نیست

تو مبارک غیر کو ٹھا پھر لگا دل ٹوٹا ہوا ؛ پھر [illegible] مرغ جان چھوٹا ہوا

یاد رکھنا تم دم جور و ستم پر میری بات ؛ شیشہ [illegible] دل ٹوٹا ہوا

[illegible] آیا تو دم خنجر کشی ؛ تن مرا زخمی ہوا [illegible] چھوٹا ہوا

[illegible] تو میری آنکھوں [illegible] دل [illegible] ؛ پھر [illegible] قافلہ لوٹا ہوا

اب [illegible] ؛ ایک سبو باقی رہا ہو [illegible] ٹوٹا ہوا

وصل کا وعدہ کیا جو آپ نے جھوٹا ہوا [illegible]

گلشن میں فیضِ ابر کی خوش بہار تھا ۔ ہمت [illegible] وار تھا

دیوانگی ہر بلبلِ نالاں کو رنگ سے ۔ وحشی دلِ گل پہ کیسا [illegible] تھا

[illegible] ساقی تھا لیکن باغ تھا [illegible] بہار تھا

آباد [illegible] خزاں میں [illegible] ۔ ہر ہر قدم پہ [illegible] میں [illegible] وار تھا

[illegible] ۔ دل ایک رہ گیا [illegible] داغدار تھا

[illegible] بلبل [illegible] ۔ [illegible] صبح دیدۂ گل اشکبار تھا

خلوت میں [illegible] ۔ خم تھا نہ جام مے کا نہ فکر [illegible] تھا

اتنے میں تیرہ ابر اٹھا کوہسار سے ۔ وہ ابر جو کہیں میں بہت بیقرار تھا

پھر یاد تازہ ہو گئی زلفِ یار کی ۔ پہلو میں دل کو دیکھا تو سیماب وار تھا

پھر آرزوئے بادہ مجھے لے چلی کہیں ۔ یاد آیا میکدہ سے جو قول و قرار تھا

لیکن وہیں لیا کچھ نہ تھا جام خم میں ۔ دیکھا تو [illegible] بہار تھا

شیدا صحبت [illegible]

گرمی کی فصل میں [illegible]

چرچا ہمارا عشق نے کیوں جا بجا کیا — دل اس کو دے دیا تو بھلا کیا برا کیا

[illegible] — [illegible]

اب [illegible] قیامت [illegible] — شب [illegible] میں آپ نے [illegible] کیا کیا

[illegible] — دیکھا کیا اور [illegible] ملا [illegible]

روز ازل [illegible] اپنی حبیب کا — [illegible]

دیکھی جو داغ دامن [illegible] — میں نے بھی جوش گریہ سے طوفاں بپا کیا

گم کردہ راہ آئی ہیں [illegible] تیرے گھر — اے میری آہ نیم شبی تو نے کیا کیا

کیا پوچھتے ہو [illegible] قناعت کی [illegible] — [illegible] وصال میں [illegible] کیا

[illegible] — [illegible]

کیا [illegible] تھی وہ جو آنکھوں [illegible] — دل [illegible] طوفاں بپا کیا

بچھڑے [illegible] دل مجھی کیوں بزم یار میں — [illegible] جفا کیا

[illegible] غزل پڑھو کوئی [illegible]

[illegible]

دونوں نے اپنا فرض [illegible] ادا کیا غ [illegible] میں [illegible] کیا

واقف تھا وہ کہ درد ہی مجھکو بہت عزیز غ ناصح مرا دل [illegible] کیا

تیری [illegible] غ [illegible]

[illegible]

دامن [illegible] غ [illegible]

[illegible] غ ہم نے تو راہ عشق میں [illegible] کیا

آغوش [illegible] ہم نے اختیار غ آخر [illegible] لا دوا کیا

[illegible] کبھی بھی [illegible] لطف [illegible]

بزم عدو میں [illegible] کیا

ظلم کی تیری کریں فریاد کیا | لطف تو نے ہمیں بیداد کیا

گو ترس گل تک [illegible] ہو | بلبل شوریدہ کی فریاد کیا

حسن کے ظلم [illegible] | اس ستمگر کی کریں فریاد کیا

[illegible] دولت [illegible] | چھیڑی الفت [illegible] یاد کیا

کوہ کو [illegible] | تیشہ کیا اور ہمت فرہاد کیا

[illegible] آہ کی | چرخ کیا اور چرخ کی بیداد کیا

وصل ہی پیدا اصل [illegible] ہے

دیکھ جس [illegible] کیا

ہے داغ ماہ عکس تری تیغ [illegible] خال کا ؏ پرتو ہے نور مہر [illegible] جمال کا

واعظ یہ فصل گل ہے نہ کر وہ یہ مسئلہ ؏ قصہ نہ چھیڑ آج حرام و حلال کا

[illegible] ؏ ہوں شیفتہ ازل سے تمھارے جمال کا

ہر سرو سربلند کو دیکھا ہے سرنگوں ؏ اس دہر میں عروج سبب ہے زوال کا

[illegible] ؏ دست طلب سے دور ہے [illegible] کا

ہے صلح آپ کی تو [illegible] ؏ ہم کیا کریں علاج تمھارے ملال کا

تم حسن کے امیر ہو میں عشق کا گدا
~~[illegible] عشق~~ ؏ لازم تمھیں کرم مجھے کرنا سوال کا

جب سے ہوا ہوں راہرو وادیِ جنوں ؏ سودا ہے میرے سر میں تری بال بال کا

شیدا تو کر دے چاک گریبان [illegible] کو

دامن نہ چھوڑ دست تمنا سے [illegible] کا

یہ نہ پوچھو کہ مرے دل میں کدھر رکھا تھا ۔ تھا جہاں درد وہاں تیر نظر رکھا تھا

گرد باد نے سودائے محبت ہم کو ۔ ورنہ سینہ میں نہاں سوز جگر رکھا تھا

ہو گیا غیر کے قدموں کی بدولت پامال ۔ سنگ در پر تری جس نے کہ سر رکھا تھا

تیرے کوچہ میں ہوا گو عزیزاں کے ہمیں ۔ موت نے ... لی ایک ہی گھر رکھا تھا

اب بھی چشم نے سیلاب شب ہجراں میں ۔ کوئی طوفان کا اٹھ دیدۂ تر رکھا تھا

آنکھ جو بادہ ہے اندازۂ ظرف نہ کر ۔ ہم نے دریا کو اک کوزہ میں بھر رکھا تھا

دو تھے پہلے تری ناوک مژگاں کے لئے ۔ ایک رکھا تھا دل اور ایک جگر رکھا تھا

کیا تھا رکھتی مری قسمت میں شکیبائی تھی ۔ زخم جاناں مرے پہلو میں اگر رکھا تھا

مرتبہ تو گر ... میں نہ روز کشا داری میں ۔ دل بیتاب کو لوں آنکھ بھر رکھا تھا

اب میاں کی یہ خبر دینی لگا ہے الٰہی

جو کہ شیدا نے وہاں بھر خبر رکھا تھا

اگر عرضِ تمنا کا کسی دن اتفاق ہوگا ؛ جبیں ہوگی کسی کی اور کسی کا آستاں ہوگا

نہ تک پہنچے نہ پائیگا مرا دل نارسا ہی ہے ؛ کرو لگا جب میں عرضِ مدعا، سرگراں ہوگا

تو اے بختِ رسا میں ان کا اگر فقط تجلی تھا ؛ نہ ہم ہونگے نہ تو ہوگا نہ دورِ آسماں ہوگا

جسے تم ماہ سمجھے ہو وہ ہوگا داغِ دل میرا ؛ جسے تم چرخ کہتی ہو مرا دودِ فغاں ہوگا

دمِ عرضِ تمنا اس نے گو خاموش ہی ہے ؛ زباں دل سے لیکن مدعائے دل بیاں ہوگا

سناؤں گا لحد میں میں ترے افسانۂ الفت ؛ وہاں کوئی نہ ہمدم اور نہ کوئی رازداں ہوگا

نہ چھلکا مرے دل بیتاب تو آنسو نکلتے ہیں ؛ جہاں پر آشکارا اب مرا رازِ نہاں ہوگا

کروں کس سے بیچ و خم میں تم بتاؤ جستجو دل کی ؛ الجھ کر زلف میں ہوگا خدا جانے کہاں ہوگا

چمن میں یوں تو کہنی کو بہت سے آشیاں شیدا

جلایا برق نے جس کو وہ میرا آشیاں ہوگا

جب تجھ کو دیکھا تری شیدا نے حیراں رہ گیا ؛ مدعا لب تک نہ آیا دل ہی ارماں رہ گیا

دل جو اپنی کہہ نہ سکنے کو بہ خوب پیری کے گر

~~پیچ [illegible] [illegible] میں بھی [illegible]~~ ؛ سر میں سودائے غم گیسو جو پیچاں رہ گیا

جستجو کی [illegible] جیسے [illegible] کیا دل [illegible] ؛ ~~[illegible]~~ [illegible] رہ گیا

چھوٹی [illegible] کا [illegible] ؛ ہاتھ میں میری اگر دلبر کا داماں رہ گیا

بے نیازی گل کی اور بلبل کی زاری دیکھ کر ؛ دیدۂ نرگس چمن میں آج حیراں رہ گیا

عشق کو جانا [illegible] لیکن اپنی آہیں تو ہیں ؛ کچھ نہ برائے شمع [illegible] یہ دود پریشاں رہ گیا

کیوں بر آتی کوئی جاناں میں تمنائے دل

تیری پیشانی سے شیدا پائے درباں رہ گیا

چھوٹا رہتا ہوں میں ہر لحظہ لبِ جام شراب
مجھکو بدنام کر گئی [illegible] جام شراب

قافلہ عیش کا تیار ہی رندوں کے لئے
قلقلِ شیشہ ہی ہو جرسِ جام شراب

جنبش باد سحر سی ہو [illegible] بیچ
قوت [illegible] ہی [illegible] جام شراب

خم لنڈھا دوں تو [illegible]
ایک جرعہ میں گیا [illegible] جام شراب

مجھ سے نہ پوچھو اثر بادۂ گلگوں واعظ
میں ہوں رندوں میں بہت [illegible] جام شراب

[illegible] دیکھا کیا [illegible]
سایۂ مردم دیدہ [illegible] جام شراب

[illegible]
[illegible] جام شراب

زلف مشکین کی لئے لو چلی آتی ہی
[illegible] ہم نفس جام شراب

ہم نے رندوں کا [illegible] شیدا
صحبت عیش میں زاہد ہی [illegible] جام شراب

ہوگی خبر جو ہم نے [illegible] غلط ؎ کھاؤ نہ بار بار [illegible] غلط

پھر شوق زخم ہے دل بیتاب کو مری ؎ بگڑی ہوئی ہیں پھر مری [illegible] غلط

~~[illegible] ؎ [illegible] غلط~~

زلفوں سے [illegible] لبوں سے آنچ ؎ ہوتا نہیں خیال جو کرتے ہیں ہم غلط

دنیا میں کیوں [illegible] پا گیا ؎ مجھ پر کرم سدا ہی عدو پر ستم غلط

آؤ ہیں میکدہ [illegible] ہوئی ؎ انکار [illegible] شیخ پہ لطف و کرم غلط

[illegible] کو اور خراب ؎ اے اشک خون برائے خدا تو نہ تھم غلط

[illegible] حال [illegible] ؎ اپنا ہی دم [illegible] جفا [illegible] غلط

اچھا ہے ایک دل کہ نہ لگا پھر کبھی ؎ [illegible] زلف دو تا خم بخم غلط

~~[illegible] ؎ [illegible] غلط~~

قبلہ بنا کے لائے ہو روز ازل سے ہم ؎ سجدہ کیا [illegible] تجھے ہم نے صنم غلط

تیرا [illegible] ہجر میں اسکا [illegible]
ہوتا ہے تیری یاد میں شیدا [illegible]

گداز دل سے پروانہ ہوا خاک | جلا بے سوز ہی [illegible] فنا ہوک
کسی کے خون عاشق کی ہے سرخی | رنگینی کرشمہ قاتل [illegible]
جگر میں ستم کر بدلے [illegible] | کھلے پھر [illegible] کا کیا [illegible]
[illegible] آہیں [illegible] پھر ہیں | کہوں کیا اپنی دل کا مدعا خاک
بلندی سے [illegible] اُڑ رہی ہے | کر گئی آشیاں برق بلا خاک
دیکھا [illegible] کا چہرہ گرد آلود | پڑی ہی [illegible] اب بے انتہا خاک
وہ آوارہ گردی [illegible] ہی | کہ مرنے پر بھی اڑتی ہے مری خاک

بیاباں میں پھرا [illegible]
حقیقت میں ہے الفت کی [illegible]

۳۱۵

یہ غزل خارج از دیوان

۱۰۳

جوانی میں تھی تم لاجواب اول اول — حسینوں میں تھی انتخاب اول اول

ذرا درد دل سے تو انجام کا — نہ کر خون چشم پر آب اول اول

مری دل میں آگ لگی عشق [illegible] — وہی ہے جو تھا پیچ و تاب اول اول

گئی صبر [illegible] — دیا کرتے تھے جو جواب اول اول

ترا لطف [illegible] — ~~[illegible]~~

جوانی کا آغاز تھا زندگانی — بڑھی عشق کی تھی کتاب اول اول

[illegible] — مزے وہ کیا ہے شباب اول اول

تو جو لبوں تک آ ہی گئی آرزوئے دل — کہو سمجھے آج [illegible] ہم آبروئے دل

کیوں داستان غم وہ سپرد زبان کرے — [illegible] گفتگوئے دل

آفت ہو خانہ زاد تو غیروں سے شکوہ کیوں — خود ہیں اتار دل میں ہزاروں عدوئے دل

چھیڑ دیگے تم مجھ تو [illegible] دریا بہاؤ گا — آنکھوں میں [illegible] ہو مری آب جوئے دل

کھل جائے گا یہ بھید [illegible] — [illegible] آنکھ ہوگی اگر روبروئے دل

جب سامنا ہوا تو نہ کی آنکھ سامنے — میں اکثر دیکھتا تھا وہ تکتی تھی سوئے دل

حاصل ہے ہوں [illegible] — [illegible] سوئے دل

اپنا غبار [illegible] — پیدا ہوگی کہاں سے کہاں جستجوئے دل

شیدا [illegible] نہ کر [illegible]

[illegible] کب کسی کے مٹائے سے خوئے دل

۱۲ ن

پونا گا

گھر میرا اور اس بت گل پیرہن کے پاؤں ؛ [illegible] خزاں بہار چمن کے پاؤں

کیسے نہ میری گشت نوردی کا کچھ خیال ؛ دیکھے گئیں ہیں آپ ہی نازک بدن کے پاؤں

ہی الجماعت سخن ان سے کی طلب تو ہی ہوئیں ؛ دھوکر پیوں گا ساقی گلپیرہن کے پاؤں

گھر سے نکل نہ دیکھی پڑتے ہیں ادھر ؛ گل کیا کھلا ہے میں بہت سفید بدن کے پاؤں

پھیلتا ہوں جب میں کوئی تجھ سی ؛ بیمار کے پاؤں جیسے اپنے بدن کے پاؤں

ایسی لگی ہے اسکو ندامت ہی اس قدر ؛ زاہد کے غم سے ہو گئی شمع لگن کے پاؤں

نہ دھونا ہم آج دوست اور خدا کرے ؛ چھوڑیں نہیں وہ لوٹ شکن در شکن کے پاؤں

چلتے رہیں ہیں یہ پئے آزار رات دن ؛ اکدن رہینگے ٹوٹ کے چرخ کہن کے پاؤں

شیدا نہ دیکھ اسکی طرف بزم میں کبھی

پھیلیں نہ اور بھی نگہ پر فتن کے پاؤں

— — —

دل زار

ایسی نزاکت اب نہ رکھے مجھ سے تا کیوں
محشر سے پھر ہراس وال اپنا قدم اٹھا کے کیوں

نکلا یہ تھا کہ درد دل عشق دہ سے کیوں ہی گلنار
غمزۂ چشم یار نے مجھ کو بنا دیا کیوں

عشق سے کیوں دیکھا تھا میں سوز نہاں کی داستاں
دل دیوانہ نے اٹھ کے بتا دیا کیوں

گھر سے مرے کہ ہر گز نہ راز دل اپنا کچھ کہو
کہتے ہو تم کہ کیوں گئی اور یہ غش پا کیوں

شکوۂ صبر میں وفا کم نہ ہو یار میں کاوش
ملا ہے آج بزم میں کیوں کہوں ماجرا کہ کیوں

میں نے کہا کہ بزم سے کیونکر اٹھا [illegible]
محفل دل سے عیش کو غم نے اٹھا دیا کیوں

غمزۂ چشم کا سبق بھول گیا ہے دل مرا
دور سے در سے جھانک کر یاد آ سے دلا کے کیوں

بھول گئی بہار میں نغمۂ درد عندلیب
حافظ خستہ جاں تو ہی بتا دل سنبھال کیوں

مریضِ عشق کی جز مرگ دنیا میں دوا کیوں ہو
اگر جاں ہو عزیز اپنی تو جاناں پر فدا کیوں ہو

اٹھی جو آگ سینہ میں دبا دو اس کو آنسو سے (?)
شبِ ہجراں میں نالہ ہی مرا آشنا کیوں ہو (?)

ملو خلوت میں اور دو تم مجھے درسِ شکیبائی
کرم تم میں نہ ہو تو دل مرا صبر آزما کیوں ہو

چلے خنجر رہا جاری ہوا بسمل کا تقاضا تھم (?)
توانائی تری بیمار کی صرفِ دعا کیوں ہو

بھلا تو اور گھر آئے مرے کیونکر یقیں ہو
تخیل کیوں نہ ہو میرا تری آوازِ پا کیوں ہو

اگر کثرت بہانے رہبری کی تیری خلوت میں (?)
تو پھر وحشت تمنا رہنِ داماں قبا کیوں ہو

مرے خوں اور حنا میں دیر سے باہم رقابت ہے
نہیں گر رنگِ خوں پا میں تو پھر رنگِ حنا کیوں ہو

قیامت آئیگا دل آئی جو آنکھیں شکن میں شیدا (?)
کھڑا ہو بزم سے جب وہ تماشا پھر بپا کیوں ہو

مرا بھلا ہو ضبط کی طاقت اگر نہ ہو ; کُشا ہی درد دل [illegible]

دل سے [illegible] خیال ; وہ دل ہی کیا کہ جس میں [illegible] نہ ہو

ویسی تو ہے اثر [illegible] فراق ; نالے گردوں میں اور [illegible] نہ ہو

لازم [illegible] ; دل ہے جو درد ہو [illegible] کو خبر نہ ہو

[illegible] تا ابد ; مانگیں گے یہ دعا الٰہی سحر نہ ہو

زلف اپنی رخ پہ پریشاں اگر کہ ہم ; [illegible] شب وصال کہیں مختصر نہ ہو

میں ہو وہ [illegible] آفتاب [illegible] ; پیدا گماں کہ آن کا [illegible] سحر نہ ہو

شیدا کو تیری خوف کسی کا نہیں [illegible]

سارا جہاں ہو [illegible] عدو تو گر نہ ہو

کیوں اسیرِ حسن قیدِ حسن سے آزاد ہو ؟ عشق سے آزاد جو دل ہو وہ دل ناشاد ہو

پھر کہاں تک بھر میں کرے رنگینی ارباب ؟ عندلیب ہے گم اور قفس سے تو آزاد ہو

نذر قسمان ایک دل کو ؟ بیگانہ عشق ؟ جس ہو کمی عشق کی قسمت میں برباد ہو

شاعری ہے جو انسان مبدا فیض ؟ ماجد ما شبہ نہ مانیں [illegible] استاد ہو

عام دل ہاتی [illegible] صدا میں میکدہ کی ؟ کچھ تو ہر دفعہ نظم پیر مغاں ارشاد ہو

عہد پیری میں ہوا خالی خیال یار سے ؟ یہ دل ویراں الٰہی پھر سے آباد ہو

آسماں کو تمنی آہوں پر اٹھا یا ہے ابھی

اے محبت ہم جو شہرہ زلیخا فرہاد ہو

جو ہونی تھی وہ ہم نشیں ہو چکی — مری مدعا پر نہیں [illegible]

برا ہو مری ناتوانی ترا — نگاہِ قدم وا نہیں ہو چکی

امید کرم کچھ زیادہ تھی [illegible] — کہ اب وہ بھی سنگیں ہو چکی

ستاؤں اگر نا خدا [illegible] تو کیا — بہانی مری دلنشیں ہو چکی

کہ اس طرح [illegible] عوض [illegible] — کہ باقی جو در اور جبیں ہو چکی

کہیں جا تو گرتی [illegible] — جو سونی تھی جو خانہ بریں ہو چکی

زخم پر [illegible] وہ اب
ترا دشت [illegible] دل [illegible] — کہیں کچھ رہی ہی کہیں ہو چکی

بس اب ہاتھ سے رکھ دو [illegible] قلم

تمہاری غزل کی زمیں ہو چکی

چارہ گر پھر لطفہائے دل بہم کرتے رہے ؛ وہ ستم ایجاد [illegible] پھر ستم [illegible] کرینگے ہم

[illegible] در مقتل میں [illegible] کا خون ہو جائیگا ؛ [illegible] پر تیغ [illegible] کرینگے ہم

[illegible] دل کی ~~[illegible]~~ تکلیف وصال یار میں ؛ خاطر شگفتہ میری [illegible] کرینگے ہم

[illegible] اپنا ہوا دل [illegible] ؛ مجھ مریض عشق [illegible] امید دم کرینگے ہم

~~[illegible]~~ ؛ ~~[illegible]~~ ×

کوئی دشمن میں [illegible] ؛ جو تم مجھ پر [illegible] کرینگے ہم

پھر جھلکتی ہی کوئی [illegible] دیوار [illegible] ؛ [illegible] پھر [illegible] کرینگے ہم

خانۂ دل میں تو یا رب ہو یہ باقی [illegible] ؛ نا امیدی [illegible] قلم کرینگے ہم

پائمال [illegible] کو ہی [illegible] ؛ آہ میری [illegible] راز الفت [illegible] کرینگے ہم

پردۂ محمل میں پھر [illegible] ؛ کچھ [illegible] کرینگے ہم

چھوڑ جائینگے اپنا نام نامی دہر میں
عشق کے دفتر میں [illegible] کرینگے ہم

* * *

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

خطا مجھ سے ای چارہ گر ہو گئی ؎ اسے میرے دل کی [illegible] ہو گئی

کہوں تم سے کیا ماجرا رات کا میں ؎ بلا دلوں کی [illegible] ہو گئی

مگر [illegible] ضبط جاتا رہا ؎ اٹھا درد دل چشم تر ہو گئی

ابھی سے تقاضا کہ گھر جائیے ؎ تم آئے کہ گویا سحر ہو گئی

[illegible] عشق [illegible] کیا کروں ؎ مری آہ کیوں بے اثر ہو گئی

نہ دیکھا کبھی تیرے خط کا جواب ؎ مری تیری ای نامہ بر ہو گئی

وہ شے جس کو پہلو میں رکھا مدام ؎ یا دل میں ادھر سے ادھر ہو گئی

وہاں گرم ہیں بزم آرائیاں ؎ ترشی یہاں [illegible] ہو گئی

کرو خون [illegible] ذرا بھی نہ تم
اجل موت کی خود [illegible] ہو گئی

[illegible]

وفا اس سے جفا مجھ پر ستم یوں بھی ہے اور یوں بھی ؛ عدو پر مہربانی دلبر کا [illegible] یوں بھی ہے اور یوں بھی

ستایا کچھ فلک نے [illegible] کچھ آپ ہی نے ؛ مری آنکھوں میں اشک خوں [illegible] یوں بھی ہے اور یوں بھی

نہیں یہ آرزو [illegible] یا لگا [illegible] ؛ مریض عشق سے پوچھو تو غم یوں بھی ہے اور یوں بھی

ستم ہو یا کرم دونوں کو یکساں سمجھتا ہے ؛ سر عاشق در جاناں پہ خم یوں بھی ہے اور یوں بھی

تعصب ہر طرف [illegible] ہو یا ہر کوئی بتخانہ ؛ وہ دلدار ہر جانا قدم یوں بھی ہے اور یوں بھی

~~[illegible]~~ ; ~~[illegible]~~ یوں بھی ہے اور یوں بھی
کبھی صیاد کا ہے ڈر کبھی خوف خزاں کا ؛ گلستاں میں دل بلبل پہ غم

وہ لیلیٰ تھی مگر جذب محبت سے ہوئی مجنوں

کتاب عشق میں شیدا رقم یوں بھی ہے اور یوں بھی

- - -

۲۰

کچھ بات ہی تھی ایسی کہ تھامے جگر گئے ؛ ہم اور جا کے بزم عدو میں ٹھہر گئے

یہ تو خبر نہیں کہ کہاں اور کدھر گئے ؛ لیکن یہاں سے دور کچھ اہل نظر گئے

ارماں جو بھی جمع کئے تھے شباب میں ؛ پیری میں وہ خدا کو خبر ہے کدھر گئے

وحشت بڑھی ہے دل میں مری داغوں کا اس قدر ؛ میں ہوں زمیں پہ داغ دل تا قمر گئے

رخسار پر جو رنگ حیا کا فروغ آج ؛ بوسہ کا نام میں نے لیا وہ نکھر گئے

دنیا بس اس سے اور زیادہ نہیں ہے کچھ ؛ کچھ روز ہیں گزارنے اور کچھ گزر گئے

جانے اٹھا ہے دل کی طرف ان کا ہاتھ آپ ؛ نالے شب فراق کے کچھ کام کر گئے

حسرت کا یہ مزا ہے کہ نکلی نہیں کبھی ؛ ارماں نہیں ہیں وہ کہ شب آئی سحر گئے

بس ایک ذات حضرت شیدا کی ہے یہاں

دہلی سے رفتہ رفتہ سب اہل ہنر گئے

پھرتے ہیں [illegible] حبیب [illegible] ادائی ہوئی	[illegible] میں [illegible] ہوئی
فردا کا تم نے وعدہ کیا [illegible] ہیں	امید و [illegible] گریباں کئی ہوئی
بیداد کا یہ [illegible] اثر ہو کر مجھ پر	نالے بھی [illegible] چاک گریباں کئی ہوئی
پھر داغ [illegible] تازہ [illegible] بہار میں	مت [illegible] رنگی ہے [illegible] ہوئی
[illegible]	[illegible]
پھر دل میں ہے امید کو اپنی نکالدوں	بیٹھے ہوئے ہیں [illegible] کو مہماں لئے ہوئے
[illegible]	[illegible]
انداز اب تیری تغافل کا اور ہو	کرتے نہیں ہیں حور پری [illegible] ہوئی
دامن دریدہ، چاک گریباں فغاں بلب	[illegible] عشق کے ساماں لئے ہوئی
اپنی جو دشت عشق میں نہیں پامال قیس	جادہ وہ بھی ہماری ہی آساں کئی ہوئی

تشنہ بھی آج گوشہ محشر میں [illegible]

تر دامنی سی اشک [illegible] کئی ہوئے

درد کو رہنے بھی دو دل میں دوا ہو جائیگی ॥ موت آئیگی تو اے ہمدم شفا ہو جائیگی

ہوگا جب نالوں کا اپنے ہر گھڑی بے گنت ॥ میرے درد دل کی شہرت جابجا ہو جائیگی

کوئی جاناں میں آئے ہی سجدہ میری کا شوق ॥ میری پیشانی رہین نقش پا ہو جائیگی

کاکل پیچاں ہٹا کر رخ پر آؤ سامنے ॥ پردہ دار حسن کی محفل میں ضیا ہو جائیگی

~~[illegible]~~ ॥ ~~[illegible] ہو جائیگی~~

~~[illegible]~~ ॥ ~~[illegible] ہو جائیگی~~

جب یہ سمجھونگا کہ میری زیست ہی [illegible] (ممنون) ॥ موت میری زندگی کا آسرا ہو جائیگی

انتظار وصل کرنا عمر بھر ممکن تو ہے ॥ گو نہیں معلوم عاشق کیا سے کیا ہو جائیگی

محتسب اور ہم ہیں دونوں متفق گر آج ہیں ॥ ہر بلا جو می کشی ہو بے ریا ہو جائیگی

میں ابھی سے جان دیدونگا جو راہ عشق میں ॥ انتہا مجنوں کی میری ابتدا ہو جائیگی

فاش راز دل نہیں کرتا مگر یہ خوف (ڈر رہا) ہے ॥ بیخودی میں آہ لب سے آشنا ہو جائیگی

~~[illegible]~~ ॥ ~~[illegible] ہو جائیگی~~

باریاب خوابگاہ ناز ہونے دو ذرا ॥ ان کی زلفوں سے پریشاں خود صبا ہو جائیگی

... الفت کو کرلو پہلے پیدا دل نشیں
ورنہ ہر آہ و فغاں بے مدعا ہو جائیگی

سنتے کیوں کر وہ داستاں میری
کون پہنچائے اے نسیم سحر
دل ہے میرا ترا تصور ہے
وہ تو نکلے گا [illegible] ہم را
مجھ پہ جور و ستم کی [illegible] قسم
ہے گوارا مجھے [illegible]
دیکھ اے عشق [illegible]
کیسی [illegible] میں [illegible] میں
ٹوٹے ٹکڑے ہیں [illegible]
تم جو آئے [illegible] تبسم
[illegible] اب [illegible]

جب سے اک [illegible] زباں میری
گر نہیں [illegible] میری
[illegible] تیرا اور [illegible] میری
[illegible] نہیں ہے داستاں میری
کبھی [illegible] نہ آ [illegible] میری
[illegible] اور آ [illegible] میری
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ۲۹ جون